Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

وہ جو قرض رکھتے تھے جان پر

از قلم عمران لیاقت

پچھلے پچیس منٹ کے مختصر دورانیے میں اس نے بِلا مبالغہ چھٹی بار پاس پڑا موبائل اٹھا کر وقت دیکھا تھا .اس کی بے چینی حد سے سِوا تھی اور وہ بڑی شدت سے پاکستان سے آنے والی متوقع فون کال کا منتظر تھا .آخری بار جب اس کی اپنے چھوٹے بھائی علی سے بات ہوئی تھی تو اس نے اسے "بھائی جان آ

پ فکر نہ کریں .ہم سب ہیں نہ یہاں "کہہ کر دلاسہ دیا تھا .صرف یہی نہیں اس کے سب گھر والے باری باری اور وقتاً فوقتاً اسے کل رات سے تسلیاں دے رہے تھے . اس کی پریشانی بھی اپنی جگہ بجا تھی .ایک تو وہ گھر سے ہزاروں میل دور دیارِ غیر میں بیٹھا تھا جس کی وجہ سے 'آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل 'والا معاملہ بنا ہوا تھا .دوسرے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اخبارات اور میڈیا میں آئے روز کتنی ہی دل دہلا دینے والی خبریں سننا معمول بن چکا تھا .مہنگے ترین نجی ہسپتالوں میں بھی ڈاکٹروں کی "مبینہ غفلت "اور معاون عملے کی نا تجربہ کاری کے کتنے ہی قصے کوئی سنی سنائی بات نہیں تھی.

کہنے کو تو وہ دفتر میں بیٹھا تھا لیکن اس کا سارا دھیان کہیں اور اٹکا ہوا تھا .بوجھل دل کے ساتھ بمشکل اس نے ہفتہ وار رپورٹ مکمل کی جو اسے آج ہر صورت جمع کروانی تھی .رپورٹ پرنٹ کر کے باس کی میز پر رکھنے کے دوران اسے ظہر کی اذان کی آواز سنائی دی .وہ بہت با قاعدگی سے نماز پڑھنے کا عادی نہیں تھا لیکن اس وقت اذان سن کر اس کے دل کو ایک عجیب سی ڈھارس مل رہی تھی .وہ دفتر سے نکل کر قریبی مسجد کی طرف چل پڑا .نماز پڑھ کر اس نے بڑے خشوع و خضوع سے دعا مانگی .بہت سال پہلے اس نے کہیں پڑھا تھا کہ بچہ بیمار ہو تو ماں کو آدابِ دعا خود بخود آ جاتے ہیں .اس وقت وہ بھی ایسی ہی قلبی کیفیت سے دو چار تھا .اسے یاد نہیں تھا کہ کتنے عرصے بعد اس نے لگاتار تین نمازیں مسجد میں ادا کی تھیں .فجر کی نماز تو گزشتہ رمضان میں ہی پڑھی ہوگی لیکن آج صبح فجر کے لئے اٹھنے میں اسے کسی تردد کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا .اسے رات ٹھیک سے نیند ہی کہاں آئی تھی .تمام شب بے چینی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کروٹیں بدلتے آنکھوں میں ہی کٹ گئی تھی .اسی لئے فجر کی اذان سے چند منٹ پہلے ہی وہ با وضو ہو کر مسجد کی پہلی صف میں موجود تھا .نماز پڑھتے ہوئے وہ دل ہی دل میں نادم بھی ہو رہا تھا کہ اس کا اپنے رب سے کیسا خود غرضی کا تعلق تھا .جب پریشانی آئی تو نماز پڑھ لی اور مشکل دور ہوتے ہی پھر سے خدا کو بھلا کر پرانے معمولات پہ لوٹ گئے .اسی ندامت کے زیر اثر آ کر اس نے دل میں یہ تہیہ کیا کہ آئندہ وہ باقاعدگی سے نماز ادا کیا کرے گا .اس طرح کے کئی وعدے وہ پہلے بھی خود سے کر چکا تھا لیکن ان پہ پابندی سے عمل درآمد کرنے سے قاصر ہی رہا .انسان اپنے رب کو بھول جاتا ہے لیکن اس کا پروردگار اسے کبھی نہیں بھولتا.

مسجد سے نکل کر دفتر کی طرف واپس جاتے ہوئے اس کی پتلون کی بائیں جیب میں موجود موبائل پر تھرتھراہٹ ہوئی .اس نے نہائت سرعت سے موبائل نکال کر کال وصول کی تھی .دوسری طرف اس کے والد تھے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت بہت مبارک ہو احمد پتر !اللہ پاک نے بڑا کرم کیا ہے .....بیٹا ہوا ہے ".ابا "
جان کی آواز سن کر اس کے تن بدن میں جیسے جان سی آ گئی تھی .بے اختیار اس
.کے دل اور زبان سے بیک وقت کلمۂ شکر ادا ہوا تھا

.اور ثمرہ کیسی ہے ابو ؟ "اس نے اپنی بیوی کی بابت دریافت کیا "

ثمرہ اور بچہ دونوں مکمل خیریت سے ہیں .تھوڑی دیر میں بہو کو وارڈ میں شفٹ کر "
دیں گے جبکہ بچہ ابھی ابتدائی معائنے کے لئے نرسری میں ہے .لیڈی ڈاکٹر نے پہلے
سے کہہ دیا تھا کہ زچہ بچہ دونوں صحت مند ہیں اور وہ نارمل ڈیلیوری کا انتظار کریں
گے .بس اسی لئے تقریباً پندرہ سے سولہ گھنٹے انتظار کیا ہے انہوں نے ".ابا جان نے
اسے ثمرہ کی خیریت کے بارے میں مطلع کرنے کے ساتھ ساتھ ڈیلیوری میں تاخیر
.کی وجوہات سے بھی آگاہ کیا

ٹھیک ہے بیٹا !تم سے پھر بات ہو گی .میں ذرا دیکھ لوں ، اگر بچے کو دودھ پلانے "
کے لئے ماں کے پاس لایا گیا تو اس کے کان میں اذان بھی پڑھنی ہے ".ابّا جان نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

الوداعی کلمات کہہ کر کال منقطع کی تو وہ دفتر جانے کی بجائے دوبارہ مسجد کی طرف چل دیا ..... شُکرانے کے نوافل ادا کرنے کے لئے.

★☆☆☆★☆☆☆★

چار گھنٹے کے بعد اس کے بیٹے کی پہلی تصویر اس کے سامنے تھی جو اس کے چھوٹے بھائی نے ہسپتال سے ہی بنا کر اسے واٹس ایپ پہ بھیجی تھی .اپنے دفتر کے سب لوگوں کو اب تک یہ خوش خبری سنا کر وہ ان کا منہ بھی میٹھا کروا چکا تھا .خوشی اس کے انگ انگ سے عیاں تھی اور کیوں نہ ہوتی ، شادی کے بعد پانچ سال تک طویل انتظار جھیل کر اسے یہ نعمت ملی تھی .اس کا تایا زاد بھائی حسن ، جس کی شادی ، احمد کے ساتھ ہی اسی ہفتے میں چند دن کے فرق سے ہوئی تھی ، اب تک تین بچوں کا باپ بن چکا تھا .اولادِ نرینہ کی پیدائش نے اس کی خوشی کومزید دو چند کر دیا تھا . تصویر کو دیکھ کر دل نہیں بھرا تو اس نے ویڈیو کی فرمائش کر دی .اس لمحے اس کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل میں بس ایک ہی خواہش سر اٹھا رہی تھی کہ کاش اس وقت وہ بھی اپنے وطن میں ہوتا تو اپنے گل گوتھنے سے بیٹے کو بازوؤں میں بھر کر اس کے ماتھے پہ ایک طویل بوسہ ثبت کرتا .اس کی پدرانہ شفقت اُمڈ رہی تھی . تھوڑی دیر کے غور و خوض کے بعد اس نے پاکستان جانے کا فیصلہ کر لیا .اس کی کم از کم بیس دن کی چھٹی بمع تنخواہ اس کی کمپنی کی طرف سے واجب الادا تھی .پہلے اس نے سوچ رکھا تھا کہ وہ اس سال پاکستان نہیں جائے گا جس کی وجہ سے اسے ایک اضافی تنخواہ بونس کی شکل میں وصول ہوتی اور ہوائی سفر کے خرچ کی بچت الگ .....وہ کوئی ہمیشہ کے لئے پردیس میں رہائش پذیر ہونے کا ارادہ لے کر نہیں آیا تھا .اسے تو مزید چند سال یہاں رہ کر معقول بچت کرنی تھی اور پھر واپس پلٹ جانا تھا تا کہ اپنے ملک میں جا کر اپنے جمع شدہ سرمائے سے کوئی ذاتی کاروبار جما سکے ..... .لیکن اپنے نوزائیدہ بچے کی ایک جھلک دیکھنے کے بعد ہی اس نے سارے حساب کتاب اٹھا کر ایک طرف رکھ دیئے تھے .اگلے روز اس نے چھٹی کی تحریری درخواست اپنے باس کے سامنے رکھی جس کی منظوری کے ساتھ ہی اس نے پاکستان جانے والی پہلی پرواز میں اپنے لئے ٹکٹ بک کروا لی تھی . تین گھنٹے صرف کر کے اس نے وہ تمام کام ، جو اس کی زیرِ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نگرانی انجام پا رہے تھے یا اس کی ذمہ داری تھے ، اپنے ساتھی انجینئر کو سونپ دیئے تھے .اس انجینئر کو اگلے تین ہفتے احمد کے متبادل کے طور پہ فرائض انجام دینے تھے .

دفتر کے ضروری کام نمٹا کر اور سب کو الوداع کہہ کر اس نے گھر جانے کی بجائے ایک شاپنگ مال کا رخ کیا .اس کی فلائٹ میں چھتیس گھنٹے باقی تھے اور اسے اپنے بیٹے کے لئے بہت سی خریداری کرنی تھی.

مال میں ہر عمر کے بچوں کے لئے الگ الگ حصے بنے ہوئے تھے .اس نے نو مولود بچوں کے حصے میں پہنچ کر مختلف چیزیں ٹرالی میں رکھنا شروع کیں .نیپکنز ، فیڈرز ، فری شیمپو ، بے بی لوشن ، جرابیں ، ٹوپیاں ، خراش سے محفوظ (Tear)ڈائپرز ، ٹیئیر رکھنے والی کریم ، صفائی کے لئے نمی اور خوشبو سے معطر رومال ، ایک چھوٹا سا مخملی کمبل ، سر میں لگانے والا بچوں کے لئے مخصوص تیل ، کچھ کھلونے اور بہت سے ملبوسات .....وہ پہلی بار اپنے بیٹے کے لئے کچھ خریدنے نکلا تھا ، سو ہر چیز بہترین اور معیاری ہونی چاہئے تھی .اس سے پہلے بھی پاکستان جاتے ہوئے وہ اپنے گھر والوں اور دوستوں کے لئے تحائف خریدتا رہا تھا لیکن جو خوشی اور مسرت اس نے آج محسوس کی تھی ، اس سے پہلے کبھی اس کا تجربہ نہیں ہوا تھا .اس کا تو بس ہی نہیں چل رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ وہ کیا کیا کچھ خرید ڈالے لیکن اس کے سفری سامان میں صرف تیس کلو گرام تک وزن لے جانے کی اجازت تھی .اس کا ارادہ کم از کم پہلے چھ مہینے کے لئے پیشگی امپورٹڈ ڈائپرز خریدنے کا تھا .اس نے سن رکھا تھا کہ وہاں دستیاب ڈائپرز کا معیار دوئم درجے کا ہے .مقررہ وزن سے زیادہ سامان لے جانے کی صورت میں اسے فی کلو کے حساب سے اضافی رقم کی ادائیگی کرنی پڑتی ، اس لئے اس نے گھر والوں کے لئے خریدے جانے والے سامان کی فہرست میں سے بہت سی چیزیں حذف کر دیں .ابا جان کے لئے بادام ، بہن اور بھانجی کے لئے شیمپو اور رشتہ داروں یا محلے داروں کے لئے کھجوریں خریدنے کا ارادہ اس نے ترک کر دیا تھا .یہ چیزیں تو وہاں سے بھی با آسانی مل سکتی تھیں .باپ بنتے ہی اس کی سوچ کا محور یکسر تبدیل ہو گیا تھا .اب اس کی ترجیحات کی فہرست میں اس کے بیٹے کا نام سب سے اوپر جگمگا رہا تھا.

★☆☆☆★☆☆☆★

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باؤ جی !میںوں نئ لگدا کہ اے حکومت چار چھ مینے توں زیادہ چلے دی) "بابو جی ! "
مجھے نہیں لگتا کہ یہ حکومت چار چھ مہینے سے زیادہ چلے گی .(ڈرائیور نے جی ٹی روڈ پہ
سست رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے اپنی حتمی رائے پیش کی . حتمی اس لئے کہ ایئر
پورٹ سے لے کر مندرہ تک پہنچنے کے دوران وہ موجودہ وفاقی حکومت کی ناکام معاشی
حکمتِ عملی ، ڈالر کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمت اور گزشتہ الیکشن میں امریکہ کی مداخلت
کا تفصیلی جائزہ ، پہلے ہی سامعین کے گوش گزار کر چکا تھا .احمد کا چھوٹا بھائی ، علی
اسے لینے ائیرپورٹ آیا تھا اور اس مقصد کے لئے ساتھ والے قصبے سے ایک گاڑی
بمع ڈرائیور کرائے پر لی گئی تھی . گاڑی کے مالک ارشد بھائی ان کے دور پار کے عزیز
بھی تھے .ارشد بھائی نے بات مکمل کر کے تائید طلب نظروں سے اگلی نشست پر
بیٹھے علی کی طرف دیکھا تو اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا .اس وقت وہ بس
.یہی کر سکتا تھا

ارشد بھائی !گاڑی تھوڑی تیز چلایئے نہ آپ . کتنی دیر ہو گئی ہمیں اسلام آباد سے "
نکلے ہوئے اور ابھی بھی آدھے سے زیادہ فاصلہ باقی ہے " .ارشد بھائی ورلڈ کپ کے
لئے منتخب شدہ کرکٹ ٹیم کے عدم توازن پہ روشنی ڈالنے کے موڈ میں تھے جب احمد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے انہیں ٹوک کر دہائی دی .اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح اڑ کر گھر پہنچ جائے اور اپنے لخت جگر کو گھنٹوں جی بھر کر دیکھتا رہے.

" باؤ جی !میں تے اک سو سٹھ دی سپیڈ تے وی گڈی چلا سکدا واں پر سڑک دی حالت وی تے ویکھو نہ تسی) "بابو جی !میں تو ایک سو ساٹھ کی رفتار پہ بھی گاڑی چلا سکتا ہوں لیکن آپ سڑک کی حالت بھی تو دیکھیں نہ .(ارشد بھائی کی وضاحت پر احمد نے گاڑی سے باہر دیکھا تو اسے کچھ جگہ پر گڑھے اور ان میں موجود بارش کا پانی دکھائی دیا .ارشد بھائی کی ایکس ایل آئی کا ماڈل اگرچہ چار سال پرانا تھا لیکن پھر بھی وہ انہیں بہت عزیز تھی .ان کی زبان جتنی تیز رفتاری سے چلتی تھی ، گاڑی چلاتے ہوئے وہ اسی قدر احتیاط کا مظاہرہ کر رہے تھے.

" احمد بھائی !آپ سعودی عرب کی سڑکوں کے عادی ہو چکے ہیں .اس لئے آپ کو رفتار کم لگ رہی ہے .اب وہاں کا موازنہ یہاں سے تو نہیں کیا جا سکتا .یہاں تو میٹریل ہی اتنا ناقص استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک برسات بھی مشکل سے نکال پاتی ہیں ہماری سڑکیں ". علی نے گفتگو میں حصہ لیا تو ارشد بھائی کو نیا موضوع مل گیا.

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تے ہور کی !با لکل ٹھیک کہیا اے چھوٹے باؤ نے) "تو اور کیا !بالکل ٹھیک کہا ہے "
چھوٹے بابو نے .(اس کے ساتھ ہی ارشد بھائی نے چند انتہائی نا زیبا کلمات استعمال
کرتے ہوئے صوبائی حکومت کی کارکردگی کو "خراجِ تحسین "پیش کیا تو علی ، بڑے
بھائی کی موجودگی کا خیال کر کے جھینپ سا گیا .ارشد بھائی آزادئ اظہارِ رائے پر مکمل
یقین رکھتے تھے .مزید کسی متوقع شرمندگی سے بچنے کے لئے علی نے رخ موڑ کر
شیشے سے باہر دیکھنا شروع کر دیا تو احمد نے بھی اپنے ہینڈز فری کانوں میں اُڑس لئے .
ارشد بھائی پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ اضافے پہ تپے بیٹھے تھے ، اس لئے
ان کی توپوں کا رخ بار بار حکومت کی ناکام حکمتِ عملی کی طرف مڑ جاتا تھا .وہی ہمارا
قومی المیہ کہ ہم احتجاج بھی صرف تب کرتے ہیں جب ہمارے ذاتی مفادات پہ کوئی
.... ضرب پڑے ، ورنہ ملک تو اتنے سالوں سے جیسے تیسے چل ہی رہا ہے ، سو چلنے دو
جہلم شہر سے ذرا پہلے ، گاڑی سڑک کنارے موجود ایک ڈھابہ نما ہوٹل پر روکی گئی تو
احمد نے حیرانی سے استفسار کیا " .ہم یہاں کیوں رکے ہیں ؟ ."ارشد بھائی گاڑی
پارک کر کے باہر نکلے اور دو تین انگڑائیاں لے کر اپنی تھکن اتارنے کے بعد دوبارہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد کی طرف متوجہ ہوئے جو بدستور گاڑی میں بیٹھا ان کی طرف منتظر نظروں سے دیکھ رہا تھا.

" احمد باؤ !کھانا کھان لئی رکے آں .میرے کولوں ہن ہور پکھ برداشت نئی ہوندی . سویرے تڑکے دا ناشتہ کیتا ہویا اے) " .احمد بابو !کھانا کھانے کے لئے رکے ہیں . مجھ سے اب مزید بھوک برداشت نہیں ہوتی . صبح کا ناشتہ کیا ہوا ہے .(ارشد بھائی اسے جواب دے کر بے نیازی سے ہوٹل کے سامنے موجود بڑی بڑی چارپایوں میں سے ایک پر جا بیٹھے تھے اور چند دوسرے گاہکوں کو کھانا دیتے ہوئے ایک کم سن لڑکے کو آواز دینے لگے " .اوئے چھوٹے !ایدھر آ ، کی پکیا اے اج ؟) "اوئے چھوٹے !ادھر آؤ . کیا پکا ہے آج ؟.(ان کے انداز اور بے تکلفی سے لگ رہا تھا کہ وہ پہلے بھی اس جگہ سے کھانا کھاتے رہتے ہیں.

ارشد بھائی کے اٹل ارادوں کو دیکھ کر احمد کو بھی خون کے گھونٹ بھرتے ہوئے گاڑی سے اترتے ہی بنی .اس کا کچھ بھی کھانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا .اشعر سے ملنے کی خوشی نے اس کی بھوک پیاس اڑا دی تھی لیکن اگر وہ گاڑی میں بیٹھ کر انتظار کرتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو ارشد بھائی ہوٹل میں بھی حالاتِ حاظرہ کا کوئی پروگرام "آن ائیر "کر کے بیٹھ رہتے .اس لئے وہ بھی اکتاہٹ زدہ موڈ لئے ان کے پاس ہی آ گیا .ارشد بھائی چھوٹے کو مطلوبہ لوازمات آرڈر کر چکے تھے .احمد نے صرف چائے پینے پر اکتفا کیا جبکہ علی نے تھوڑا بہت کھانا کھا لیا، ارشد بھائی کا ساتھ دینے کے لئے .احمد کی جلدی جلدی کی گردان کے باوجود پون گھنٹہ کھانے میں صرف ہو گیا .گاڑی کی طرف واپس جاتے ہوئے احمد نے سکھ کا سانس لیا اور ساتھ ہی ساتھ ارشد بھائی سے التجا بھی کر ڈالی کہ اب سیدھا گھر جایا جائے .

خدا خدا کر کے اس کی زندگی کا سب سے صبر آزما سفر اختتام پذیر ہوا تو گھر کے صحن میں پہنچتے ہی اس نے متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا .اماں جی جو گاڑی کی آواز سنتے ہی دروازے پر چلی آئی تھیں، اس کے پیچھے کھڑی، اس کی نظروں کا مطلب سمجھ کر مسکرا رہی تھیں .

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہو اور کاکا اندر ہیں پتر ..... "اماں کی بات سن کر وہ تیزی سے آگے بڑھا تھا . صحن " میں موجود ابا جان اور پھپھو سے ملتے ہوئے اس کے انداز میں بے پناہ عجلت تھی .لیکن کسی نے بھی برا نہیں مانا تھا

اشعر کو گود میں لیتے ہی اسے ایسا لگا جیسے دنیا جہان کی ساری دولت و ثروت اس کی آغوش میں سما گئی ہو .اس نے کتنی ہی بار اس کے ماتھے اور گالوں کو فرطِ جذبات سے مغلوب ہو کر چوما .اس کی بیوی اس کی وارفتگی پہ مسکرا رہی تھی .اڑھائی تین دن کے بچے کے نین نقش میں کسی خونی رشتے کی شبیہہ تلاشنا تقریباً نا ممکن سی بات ہے لیکن اسے ابھی سے یقین ہو چلا تھا کہ اشعر کی ستواں ناک اور تھوڑی کا کٹاؤ ، با لکل اپنے باپ پر گیا ہے .یہ اس کا تخیل تھا کہ اس کے بیٹے کی شکل وصورت سب سے زیادہ اسی سے مشابہہ ہے .وہ آج پہلی بار ، بغیر کسی آئینے کے اپنے آپ کو اپنے سامنے دیکھ رہا تھا .کسی بھی لغت کے الفاظ ایک باپ کی اس خوشی کا احاطہ کرنے سے .قاصر تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

★☆☆☆★☆☆☆★

اگلے چند دن اس نے اپنا زیادہ تر وقت گھر میں ، بلکہ اپنے کمرے میں ہی گزارا .کوئی رشتہ دار یا گاؤں سے کوئی جاننے والا ملنے آ جاتا تو وہ کمرے سے نکلتا اور اس کے رخصت ہوتے ہی پھر سے اپنے کمرے کی راہ لیتا .گاؤں میں پچھلے ساڑھے آٹھ مہینے میں جو اموات ہوئی تھیں ، ان کے ورثا کے پاس افسوس کے لئے جانے کا وقت بھی وہ ابھی تک نہیں نکال پایا تھا .وہ زیادہ سے زیادہ وقت اشعر کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا تا کہ جب وہ دوبارہ صحرائے عرب میں واپس جائے تو اس کے پاس اپنے بیٹے کی سر سبز و شاداب یادیں ہوں .یادوں کے اسی تصوراتی نخلستان کے سہارے ، بہتر مستقبل کی امید لئے ، دیار غیر میں گھر والوں اور بیوی بچوں کی جدائی کے باوجود بھی وقت کسی قدر آسانی سے کٹ جاتا .اس نے وہاں بسنے والے بہت سے لوگوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا .

" بچہ اسکول جانے لگا ہے ! "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ! بیٹا کالج پہنچ گیا ہے "

" ! بیٹی کی یونیورسٹی کی فیس دینی ہے "

" بس اپنا ذاتی گھر بن جائے تو میں نے اپنے وطن واپس لوٹ جانا ہے ، بس پھر وہیں کوئی چھوٹا موٹا کام دھندا کر لوں گا .

" ! گزارا تو ہو ہی جائے گا

پردیس میں رہنے والوں کی ذمہ داریوں اور حسرتوں کی لمبی اور عموماً ختم نہ ہونے والی طویل فہرست .....

★ ☆ ☆ ☆ ★ ☆ ☆ ☆ ★

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد کھانا کھا کر کمرے میں واپس آیا تو اشعر اپنے بستر پر موجود نہیں تھا. کمرے کے ساتھ ملحقہ غسل خانے میں کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دروازے تک چلا آیا. ثمرہ ، اشعر کے کپڑے اتار کر اسے واش بیسن میں بٹھا رہی تھی.

"احمد نے حیرانی سے استفسار کیا" ؟ یہ کیا کر رہی ہو.

"ثمرہ نے اس کی طرف دیکھے بغیر مصروف سے انداز" . اشعر کو نہلانے لگی ہوں میں جواب دیتے ہوئے نل کھول دیا اور اشعر کے ماتھے پر چلو بھر پانی ڈال کر آہستہ آہستہ ملنے لگی.

"احمد نے بمشکل خود کو چیخنے" ؟ اس طرح کون نہلاتا ہے اتنے چھوٹے سے بچے کو سے باز رکھا. اسے اپنی بیوی کی دماغی حالت پہ شبہ ہو رہا تھا.

"ثمرہ نے مزید احتیاط سے دونوں" ، سب نہلاتے ہیں اسی طرح ، کیوں کیا ہوا ؟ ہاتھوں سے اشعر کو تھاما اور مڑ کر سوالیہ نظروں سے احمد کی طرف دیکھنے لگی. نل ابھی بھی کھلا ہوا تھا اور پانی اب ہلکی رفتار میں اشعر کے پیٹ اور ٹانگوں پہ بہہ رہا تھا. احمد نے آگے بڑھ کر نل بند کر دیا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں نہلاتے ہوئے اگر اس کا سر ذرا سا بھی تمھاری ہتھیلی سے اِدھر اُدھر ہوا تو " سیدھا واش بیسن کی سخت سطح سے جا ٹکرائے گا .دوسری بات ، غسل خانے کے گیلے اور چکنے فرش پہ اگر تمہارا اپنا پاؤں ہی پھسل گیا تو تب تم اسے کیسے سنبھالو گی؟ "احمد کے خدشات سن کر ثمرہ کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے لیکن اس کے دونوں ہاتھ اس .وقت مصروف تھے

.احمد آپ بھی نہ " ! وہ جواباً بس اتنا ہی کہہ سکی "

مجھے کچھ نہیں سننا .تم اسے باہر صحن میں لے کر آؤ اور چارپائی پہ بٹھا کے نہلاؤ " . " .اس نے مسئلے کی نشان دہی کرنے کے ساتھ ساتھ متبادل حل بھی پیش کر دیا

صحن میں اور وہ بھی چارپائی پہ ؟ ان چارپایوں پہ سب نے بیٹھنا ہوتا ہے .گیلی ہو " جائیں گی تو عجیب سی بساند آئے گی ان میں سے .اوپر سے چارپائی کا بان)چارپائی بُننے والا سوتر (بھی نمی سے کالا ہو جائیگا .خالہ مجھ پہ غصہ کریں گی " .ثمرہ کی وضاحت نے .احمد کو ذرا سا بھی مطمین نہیں کیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اماں سے میں خود بات کر لیتا ہوں اور اگر ایک چارپائی کا بان کالا یا خراب ہو بھی " گیا تو کوئی قیامت نہیں آ جائے گی .وہ تندور میں جلانے کے کام آ سکتی ہے .اس کی جگہ میں نئ چارپائی بنوا دوں گا " .اپنی بات مکمل کرتے ہوئے احمد نے خود آگے بڑھ کر احتیاط سے اشعر کو اٹھا لیا اور صحن کی طرف بڑھ گیا .صحن میں بیٹھی اماں نے بے لباس اشعر کو اٹھائے ہوئے احمد اور اس کے تعاقب میں آتی ثمرہ کو دیکھا تو سوالیہ نظروں سے بہو کی طرف دیکھا .اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں

". اپنی لاچاری کی دہائی دے ڈالی جیسے کہہ رہی ہو کہ "آپ جانتی تو ہیں اپنے بیٹے کو

صحن میں پہنچ کر ثمرہ نے چارپائی سیدھی کی تا کہ احمد ، اشعر کو اس پہ لٹا دے لیکن احمد کے انداز میں ہچکچاہٹ تھی .اسے خدشہ تھا کہ چارپائی کا کھردرا بان بچے کے نازک بدن پہ نشان نہ ڈال دے .مجبوراً ایک پرانا کمبل لا کر چارپائی پر بچھایا گیا ، تب جا کر احمد کی تسلی ہوئی .پھر اس نے بالٹی میں لائے گئے پانی میں اپنا ہاتھ ڈالا تا کہ اندازہ کر سکے کہ پانی کا درجہ حرارت متوازن ہے بھی یا نہیں .ہر طرح سے مکمل اطمینان کرنے کے بعد اس نے اپنی بیوی کو "گرین سگنل "دیا .بچے کو نہلانے کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پُرپیچ مرحلہ سر ہوا تو سب گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا لیکن ان کا یہ اطمینان پاکستان اور بھارت کی سرحدوں پہ قائم ہونے والے وقتی امن کی طرح عارضی ثابت ہوا .اس کے بعد احمد کی احتیاطی تدابیر کا ایک لا متناہی سلسلہ جو شروع ہوا تو اہلِ خانہ زچ ہو کر رہ گئے.

اس "احتیاط نامے "کی سب سے پہلی شِق یہ تھی کہ آئندہ گھر پہ ملنے کے لئے آنے والے کسی رشتہ دار کے سامنے بچے کو نہیں لایا جائے گا کیونکہ ملنے ملانے والے سب لوگ اشعر کی من موہنی سی صورت دیکھ کر فوراً اسے چومنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے بچے کی نازک جلد پہ جراثیم لگنے کا خدشہ ہے اور "سکِن انفیکشن "ہو سکتی ہے . اماں نے سنا تو انگلیاں دانتوں تلے داب لیں .ان کے زمانے میں تو بچے سارا دن صحن اور گلیوں میں ننگ دھڑنگ پھرا کرتے تھے ، تب بھی کسی جلدی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے تھے.

اگلی شام اسے کمرے میں ایک موٹا تازہ مچھر نظر آگیا .چنانچہ اس خدشے کے پیش نظر کہ وہ یا کوئی اور مچھر اس کے لختِ جگر کو کاٹ نہ لے ، وہ اماں ابا کے منع کرنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے باوجود ، سکوٹر لے کر شہر چلا گیا تا کہ مچھروں سے بچاؤ کے لئے بجلی سے چلنے والا مچھر مار محلول لا سکے .شام کے بعد ، بغیر کسی انتہائی نا گزیر ضرورت کے گاؤں سے باہر نکلنے یا شہر جانے کا کوئی رواج نہیں تھا .جب تک وہ واپس نہیں آگیا ، اماں کا دل ہولتا رہا لیکن اس نے پرواہ نہیں کی.

ثمرہ کے لئے شاہی حکم صادر ہوا کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی اشعر کے پاس سے نہیں ہٹے گی کیونکہ اس کے ذرا سا بھی

آگے پیچھے ہونے سے اشعر رونے لگتا تھا .گھر کے کاموں کے لئے ایک کل وقتی ملازمہ کا بندوبست کیا گیا تا کہ اس کی بیوی اپنی مکمل توجہ صرف بچے پر مرکوز کر سکے.

اس شدید ہنگامی اور افرا تفری کی صورت حال سے گھبرا کر اماں اور ثمرہ دونوں ہی دعائیں مانگ رہی تھیں کہ کب وہ واپس جائے اور وہ لوگ ایک معتدل اور متوازن انداز سے بچے کی پرورش کر سکیں.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

★☆☆☆★☆☆☆★

ڈاکٹر صاحب !اگر بچے کو کوئی تکلیف نہیں ہے تو یہ پچھلی دو راتوں سے اتنا روتا کیوں ہے ؟ "احمد نے ماہرِ امراضُ الاطفال کے سامنے اپنا سوال پھر دوہرایا تھا .ڈاکٹر صاحب نے اشعر کا تفصیلی معائنہ کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ بچہ ہر لحاظ سے مکمل صحت مند ہے لیکن احمد کے چہرے پہ عدم اطمینان تھا .بچے کا وقفے وقفے سے رونا ، اس کے خیال میں اس بات کی دلیل تھی کہ اسے کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور ہے .اس نے ڈاکٹر صہیب اسد کی بہت تعریف سن رکھی تھی اور اسی لئے وہ اشعر کو ان کے پاس لے کر آیا تھا .پینتالیس سالہ ڈاکٹر صہیب کافی تجربہ کار اور علاقے کے سب سے مہنگے ماہرِ امراضُ الاطفال تھے .

" تو کیا آپ لازماً یہی چاہتے ہیں کہ میں آپ کے بچے میں کسی نہ کسی مرض کی نشان دہی ضرور کروں جبکہ مجھے ایسا کچھ نظر نہیں آیا ؟ "ڈاکٹر صہیب نے سر اٹھا کر ہلکے سے تبسم کے ساتھ اسے دیکھا .اس کے چہرے پہ تذبذب دیکھ کر انہوں نے نرمی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے وضاحت کی " .دیکھیں میرے بھائی !میں نے ہر لحاظ سے تسلی کر لی ہے .آپ کے بیٹے کا وزن بھی ما شاء اللہ بہترین ہے .عموماً اتنے چھوٹے بچوں کو پیٹ میں تکلیف کی شکایت ہوجاتی ہے لیکن میں نے اچھی طرح معائینہ کر لیا ہے ، پیٹ بھی نرم ہے .اس کی پشت پر چند معمولی خراشیں موجود ہیں ، جو ڈائپرز کے استعمال کی وجہ سے ہو ہی جاتی ہیں .اس وجہ سے بھی بچے اکثر بے چین ہو کر رونے لگتے ہیں .آپ کی اہلیہ نے جس کریم کا ذکر کیا ہے جو وہ پہلے سے استعمال کر رہی ہیں ، وہ اچھی کریم ہے ، اس لئے میں اسے تبدیل نہیں کر رہا .آپ کوشش کریں کہ جب بھی ڈائپر تبدیل کریں تو بچے کے جسم کو اچھی طرح خشک کریں اور اگر ہو سکے تو کبھی کبھار اسے کھلے جسم کے ساتھ ہوادار جگہ پر لٹائیں ، تو یہ مسئلہ بھی نہیں رہے گا .اتنے چھوٹے بچے کو بلا ضرورت دوائیاں کھلانا ، ضرر رساں ثابت ہو سکتا ہے .پھر بھی آپ کی تسلی کے لئے میں یہ ڈراپس لکھ کر دے رہا ہوں .یہ بھی صرف اس صورت میں پلانے ہیں اگر کبھی رات میں یہ بہت زیادہ رو رہا ہو " .ڈاکٹر صاحب کے تشفی بھرے الفاظ اور مشفقانہ رویے سے وہ بہت حد تک مطمئن نظر آنے لگا تھا .

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکریہ ڈاکٹر صاحب !میں تو بہت ڈر گیا تھا کہ کوئی بڑا مسئلہ نہ ہو .گزشتہ دو راتوں " سے میں سو بھی نہیں سکا ، اسی پریشانی کی وجہ سے .میں تو کل ہی اسے لے آتا لیکن اماں نے بار بار یہی کہا کہ چھوٹے بچوں کے معمولات کی ترتیب بننے میں کچھ دن لگتے .ہیں ".احمد کا لہجہ اور آنکھیں ، اس کے رتجگوں کی چغلی کھا رہی تھیں

آپ کی غلطی نہیں ہے احمد صاحب !پہلے بچے کی پرورش کے دوران سب والدین کا " .یہی حال ہوتا ہے " .ڈاکٹر صاحب نے اسے یاسیت سے باہر نکالنا چاہا

آپ کو کیسے پتہ کہ یہ ہمارا پہلا بچہ ہے ؟ "اس کے آنکھوں میں تحیر دیکھ کر ڈاکٹر " .صہیب محظوظ ہوئے

کیونکہ میرے پاس روزانہ ایسے "نئے نویلے "والدین آتے ہیں جو نا تجربہ کار ہونے " کی وجہ سے اپنے بچے کے ذرا سا رونے پر پریشان ہو جاتے ہیں .....اور پھر میں خود بھی اپنی ذاتی زندگی میں اسی تجربے سے گزر چکا ہوں " .ڈاکٹر صاحب نے اسے اپنی جانکاری کی اصل وجہ بتائی تو احمد نے مسکرا کر سر ہلایا .اس نے ثمرہ کو اٹھنے کا اشارہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا اور خود بھی اپنی نشست سے اٹھ کر ڈاکٹر صہیب سے الوداعی مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا.

ڈاکٹر صاحب نے بہت گرم جوشی سے اس کے ہاتھ کو تھام کر ہلکا سا دبایا اور گویا ہوئے" .جب ہم خود ایک بچے کے والدین بنتے ہیں تب ہمیں صحیح معنوں میں ادراک ہوتا ہے کہ ہمارے والدین نے ہماری پرورش میں کس قدر دقتیں اور تکلیفیں اٹھائی ہوں گی .خود مجھے بھی اس کا اصل اندازہ باپ بننے کے بعد ہی ہوا تھا .اس مرحلے سے عملی طور پر گزرنے کے بعد ہی ہمیں اپنے والدین کی صحیح معنوں میں قدر بھی ہوتی ہے " .ڈاکٹر صاحب کے پر اثر الفاظ اور طلسماتی انداز نے اس کے دل کے مقفل کواڑوں پہ ہلکی سی دستک ہی دی تھی لیکن اس کے اندر سوچ کے کتنے ہی دریچے کھلتے چلے گئے تھے. کبھی کبھار ہم گھنٹوں پر محیط واعظ سن لیتے ہیں لیکن محفل سے اٹھتے ہی دل ، اثر اور عمل دونوں سے بے بہرہ ہو جاتا ہے .....اور کبھی کسی باعمل انسان کے کہے گئے چند الفاظ ، کوئی فقرہ یا ایک نصیحت ہماری کایا پلٹنے کے لئے کافی ٹھہرتی ہے .

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

★ ☆ ☆ ☆ ★ ☆ ☆ ☆ ★

ہسپتال سے واپسی پر وہ رت جگے کی تھکن اتارنے اور کمر سیدھی کرنے کی غرض سے لیٹ گیا تھا .نیند کی کمی اسے چڑچڑے پن کا شکار بنا دیتی تھی اور ثمرہ اس کے مزاج سے بہت اچھی طرح واقف تھی .اسی لئے اس نے اشعر کا ضروری سامان کمرے سے اٹھایا اور جاتے ہوئے پردے برابر اور روشنی گُل کر گئی تھی تا کہ کمرے کے نیم تاریک اور خوابیدہ ماحول میں وہ سکون سے سو سکے .....لیکن کافی دیر کروٹیں بدلنے کے باوجود نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی .پچھلی چند راتوں میں جب بھی اس کی آنکھ کھلی ، اس نے اکثر و بیشتر اپنی بیوی کو جاگتے ہوئے ہی دیکھا تھا . اشعر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اٹھ کر رونے لگتا تھا اور ثمرہ کو اسے بار بار دودھ پلانا پڑتا .نا سمجھ بچہ اپنی ماں کی بے آرامی اور تکلیف سے بے خبر تھا .اسی طرح ڈائپر گندہ ہونے پر بھی وہ جاگ جاتا اور تب تک روتا رہتا جب تک ڈائپر تبدیل نہ کر دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاتا . صبح فجر کے قریب جا کر اشعر تین سے چار گھنٹے کے لئے سکون سے سوتا تھا . رات میں ثمرہ کی نیند پوری نہیں ہوتی تھی اور گاؤں کے ماحول میں دن چڑھے تک سونا ممکن نہیں تھا . اسی لئے اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہی مائل حلقے سے بن گئے تھے . احمد اپنی آنکھوں سے اپنی بیوی کو دن رات جاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا . ماں بن کر بیوی والا کردار کسی حد تک پس منظر میں چلا گیا تھا.

وہ بے شمار سوچوں میں الجھا ہوا تھا ، ایسے میں نیند کہاں آتی . کچھ سوچ کر وہ کمرے اور پھر گھر سے باہر نکلا اور تین گھر چھوڑ کر ، اسی گلی میں موجود اپنی پھپھو کے ہاں چلا آیا . صاعقہ ، اس کی پھپھو کم اور دوست زیادہ تھیں . وہ بہت مدبر اور سمجھ دار خاتون تھیں . پھپھو ، عزیز از جان بھتیجے کی آمد پر باغ باغ ہو گئیں جو اس بار پاکستان میں قیام کے دوران پہلی دفعہ ان کے گھر آیا تھا.

" مل گئی بیٹے سے فرصت میرے بھتیجے کو ؟ ہاں بھئی اب پھپھو کہاں یاد آئیں گی ". انہوں نے اسے چھیڑا . ان کا لہجہ ہمیشہ کی طرح لاڈ اور اپنائیت سے لبریز تھا.

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں پھپھو !آپ کے لئے تو فرصت ہی فرصت ہے .بس آپ کے پوتے کے ساتھ " مصروف تھا اور کل رات تو اس نے ایسا جگایا کہ فجر کی اذان ہو گئی لیکن صاحب زادے کا موڈ ہی ٹھیک نہیں ہو رہا تھا .رو رو کے خود بھی بے حال ہوا اور ہمیں بھی ". پریشان کیے رکھا اس نے

احمد نے شرمندہ سے انداز میں وضاحت کی .بات کے اختتام تک پہنچتے پہنچتے اس کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لئے محبت بھرا شکوہ تھا .ایسا شکوہ جو کسی بوجھ یا مصیبت کی .عکاسی نہیں کر رہا تھا

.اچھا ؟ اب کیسی طبیعت ہے اشعر کی ؟ "پھپھو نے فکر مندی سے پوچھا "

الحمد للہ !ٹھیک ہے وہ .ڈاکٹر نے یہی کہا ہے کہ فکر کی کوئی بات نہیں " .اس نے " پھپھو کی فکر مندی محسوس کر کے مسکراتے ہوئے تسلی دی .صاعقہ کی شادی کو چوبیس سال بیت جانے کے باوجود وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھیں .اس لئے شادی سے پہلے اور شادی کے بعد ان کی توجہ اور شفقت کا محور ہمیشہ احمد ہی رہا .انہوں نے اپنی ممتا ہمیشہ اسی پر نچھاور کی تھی .وہ بہت صابر خاتون تھیں .اولاد کی کمی کو انہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے اپنے رب کی رضا سمجھ کر ، اپنی قسمت سے سمجھوتہ کر لیا تھا .کسی نے کبھی بھی انہیں شکوہ کرتے نہیں دیکھا تھا.

"ایک بات پوچھوں پھپھو ؟ "احمد نے اپنے سامنے پڑا لسی کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا .وہ دونوں صحن میں پیپل کی گھنی چھاؤں تلے چارپائی پر بیٹھے تھے .کچے فرش پر پانی کے چھڑکاؤ نے مٹی کی سوندھی سی خوشبو چاروں سمت پھیلا رکھی تھی.

"ہاں پوچھو بیٹا "پھپھو نے ہاتھ میں پکڑی روٹی کے کچلوندے صحن میں ادھر ادھر پھرتی مرغیوں کو ڈالتے ہوئے نرمی سے اجازت دی.

"پھپھو کیا سب ماں باپ اسی طرح اپنے بچوں سے شدید محبت کرتے ہیں ، جیسے میں اپنے دل میں اشعر کے لئے محسوس کرتا ہوں ؟ "پھپھو اب مرغیوں سے دھیان ہٹا کر مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں .جب سے وہ ان کے پاس آیا تھا ، انہیں اس کے چہرے پہ کسی گہری سوچ اور الجھن کے آثار نظر آ رہے تھے .وہ اسے سننا چاہتی تھیں.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلیں میں اپنے سوال کی مزید وضاحت کر دیتا ہوں .جب سے میں آیا ہوں اور "
میں نے اشعر کو اپنی گود میں اٹھایا .....بلکہ نہیں ..... !تب سے جب میں نے اس
کی پہلی تصویر دیکھی تھی ، اس وقت سے میں اس کے لئے جو جذبات اپنے دل میں
محسوس کر رہا ہوں ، پہلے کبھی کسی انسان کے لئے ویسا محسوس نہیں کیا .اگر میں سچ
کہوں تو اپنے والدین کے لئے بھی نہیں .مجھے اس کے وجود سے ایک جانی پہچانی سی
خوشبو آتی ہے .میرا دل چاہتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت اس کے ساتھ صَرف
کروں .اس کے لئے دنیا جہاں کی نعمتیں مہیا کر دوں .اس کے رونے کی وجہ سے اگر
مجھے رات بھر نیند نہ آئے تو مجھے ذرا بھی غصہ نہیں آتا .ہاں اس بات کی اذیت ہوتی
ہے کہ شاید وہ کسی تکلیف میں ہے .اسی طرح میں نے ثمرہ کے رویے کا بھی بہت
قریب سے مشاہدہ کیا ہے .وہ رات رات بھر جاگتی اور صبح اٹھ کر پھر سے اشعر کے
چھوٹے چھوٹے کاموں میں لگ جاتی ہے لیکن اس کے لہجے میں کوئی چڑچڑا پن نہیں
آتا .تھکن اس کے چہرے پر تو نظر آتی ہے لیکن مزاج میں اس کا کوئی نام و نشان
نہیں ملتا .اس کے انداز سے واضح طور پر نظر آتا ہے کہ اس کی نظر میں سب سے
زیادہ اہمیت بیٹے کی ہے ، یہاں تک کے مجھ سے بھی زیادہ .....اور آپ کو ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دلچسپ بات بتاؤں ؟ "اس نے تفصیلاً اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے گفتگو میں ذرا سا توقف کیا تو پھپھو نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا.

" مجھے ثمرہ کا مجھ سے زیادہ اشعر کو وقت اور توجہ دینا بالکل بھی برا نہیں لگتا ، نہ کوئی رقابت محسوس ہوتی ہے .....بلکہ اب تو اگر میری بیوی میرا کوئی کام چھوڑ کر میرے بیٹے کو وقت دے تو مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے .پہلے میں اپنے معمولی معمولی کاموں کے لئے بھی ثمرہ کو آوازیں دینے لگتا تھا لیکن اب بہت سے کام میں خود کر لیتا ہوں تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اشعر کا خیال رکھ سکے ".

" یہ تو قدرت کا نظام ہے بیٹا .اللہ نے عورت اور مرد ، دونوں کی جبلت میں یہ بات ڈال دی ہے کہ ماں باپ بنتے ہی ان کے دل میں اولاد کے لئے خصوصی شفقت امڈنے لگتی ہے اور اگر والدین کے دل میں یہ شفقت نہ ڈالی جاتی تو شاید وہ کبھی بھی اپنی اولاد کے لئے اتنی مشقتیں برداشت نہ کر پاتے " .پھپھو نے اس کی پوری بات سن کر رسان سے اسے سمجھایا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ ".احمد نے اعتراف کیا ...... .اچھا یہ بتائیں کہ جب میں " پیدا ہوا تھا تب تو آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی ......میرا مطلب ہے اس وقت تو آپ ہمارے ساتھ ہی رہتی تھیں نہ ؟ "اس کے استفسار پر پھپھو نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے اگلا سوال پوچھ لیا " .مجھے تو ٹھیک سے یاد نہیں لیکن آپ بتائیں جب میں چھوٹا تھا تو اس وقت میرے ماں باپ نے کس طرح میری پرورش کی تھی ؟ " اس نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور دلچسپی سے پھپھو کا جواب سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو گیا.

اس زمانے میں بچوں کی پرورش ، آج کے دور سے زیادہ مشکل تھی ، کیونکہ اس " وقت اتنی سہولتیں دستیاب نہیں تھیں جتنی آج موجود ہیں ....مثلاً اب تو گاؤں میں بھی جو لوگ تمھاری طرح صاحب استطاعت ہیں ، ان کے گھروں میں یو .پی .ایس یا جنریٹر کی سہولت موجود ہے ، گرمیوں میں رات کو اگر بجلی چلی بھی جائے تو پنکھا چلتے رہنے کی وجہ سے بچہ سکون سے سو سکتا ہے .جب تم چھوٹے تھے تو رات میں اگر بجلی چلی جاتی تو بھابی کو جاگ کر تمھیں مسلسل پنکھی جھلنی پڑتی تھی ورنہ تم رونا شروع کر دیتے تھے .یہ تو ایک مثال ہے .اس کے علاوہ بچوں کے لئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھر پہ تیار شدہ دیسی لنگوٹ اور پوتڑے استعمال ہوتے تھے جنہیں آج کل کے ڈائپرز کی طرح ایک بار استعمال کر کے کوڑے کے ڈھیر پر پھینکنے کی عیاشی موجود نہیں تھی بلکہ انہیں ہر بار استعمال کے بعد دھونا پڑتا تھا اور سردیوں میں یہ ایک مشقت طلب کام بن جاتا تھا " .صاعقہ کی بات سنتے ہوئے اسے ڈاکٹر صہیب کا کہا ہوا فقرہ یاد آیا .

" میں اپنے طور پہ بھابھی کا ہاتھ بٹانے کی پوری کوشش کرتی تھی لیکن ایک تو تمہارے ابّا لاڈ میں مجھے زیادہ کام کاج کرنے نہیں دیتے تھے، کہ بہنیں تو چند دن کی مہمان ہوتی ہیں .دوسرا رات میں تو بھابھی کو ہی تمہارے ساتھ جاگنا پڑتا تھا .جب تم چار سال کے تھے تو کسی وجہ سے تمھارے کان میں اکثر درد ہو جاتا تھا اور عجیب بات یہ تھی کے اس درد کی شکایت اکثر شام کے بعد ہی ہوتی .قریب میں کوئی ڈاکٹر تو تھا نہیں .اس لئے بھابھی گھر پر ہی سرسوں یا زیتون کا تیل نیم گرم کر کے اور اس میں روئی بھگو کر تمہارے کان میں ٹپکایا کرتی تھیں .وہ رات ان کی بڑی اذیت اور تکلیف میں گزرا کرتی تھی .کیونکہ صبح کے قریب جا کر درد سے افاقہ ہونے پر تم تو چند گھنٹے سکون سے سو جاتے تھے لیکن بھابھی کو رات بھر کی تھکن کے ساتھ ہی گھر کے بہت سے کام نمٹانے پڑتے " .پھپھو اسے دھیرے دھیرے بہت کچھ بتاتی چلی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گئیں .بہت سی ایسی باتیں اور واقعات جنہیں پہلے اس نے کبھی یاد رکھنے کی زحمت نہیں کی تھی یا کبھی انہیں اتنا اہم نہیں سمجھا تھا .

"اس نے گفتگو کا رخ " ؟ وہ اپنی محبت کا اظہار کیسے کرتے تھے مجھ سے اور ابّا اپنے والد کی طرف موڑ دیا .اسے تجسس تھا کہ کم گو سے ابّا جان نے کیسے اس کے لاڈ اٹھائے ہوں گے.

" لالہ جی)بھائی جان (کا تو اپنا ہی ایک نرالا انداز تھا محبت جتانے کا .تم ان کی پہلی نرینہ اولاد تھے .اس لئے فطری طور پر تم سے محبت بھی زیادہ تھی .اس زمانے میں گاؤں کے مرد اپنے بچوں کو اٹھانا یا ان سے بے تحاشہ لاڈ پیار کرنا ایک عار سمجھا کرتے تھے کیونکہ اس وقت یہ ایک عام معاشرتی سوچ تھی کہ بچے سنبھالنا ماؤں کی ذمہ داری ہے اور مردوں کو اس طرح کے چونچلے زیب نہیں دیتے .....لیکن لالہ جی اکثر تمھیں کاندھوں پہ بٹھا کر گھر سے باہر لے جاتے تھے .بچوں کی طرح آوازیں نکال نکال کر تمھیں ہنسانے کی کوشش کرتے .اکثر اوقات تمھیں اٹھانے کی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وجہ سے ان کے کپڑے نماز پڑھنے کے قابل نہیں رہتے تھے . گاؤں کے بہت سے مرد ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے کہ "ذرا دیکھو تو ؛ یہ غلام رسول تو بیٹے کا باپ بن کے باؤلا ہی ہو گیا ہے جیسے اس سے پہلے کسی کے گھر بیٹا پیدا ہی نہ ہوا ہو "، لیکن ان کے دل میں اولاد کی محبت ایسی غالب تھی کہ انہوں نے کبھی ایسی باتوں کی پرواہ نہیں کی .

صاعقہ کی بات سن کر احمد کو اچنبھا ہوا . کبھی اس کا اپنے ابا سے ایسا تعلق بھی ہوا کرتا تھا کہ انہوں نے اس کی خاطر دیہات کے رسم و رواج تک کو ٹھوکر مار دی تھی.وہ تین گھنٹے تک پھپھو کے پاس بیٹھ کر اپنے بچپن کے قصے سنتا رہا .اس کا دل جیسے ان باتوں کو سن سن کر بھر ہی نہیں رہا تھا .

★☆☆☆★☆☆☆★

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات مکمل تاریکی میں ڈوب چکی تھی . گاؤں کے بیشتر گھر، جہاں آج بھی عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جانے کی روایت موجود تھی ، وہاں گلی کے بلب کے علاوہ باقی روشنیاں گُل کی جا چکی تھیں . کہیں کہیں کتوں کے بھونکنے اور مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز ابھرتی تو خاموشی کی دبیز چادر میں ہلکا سا شگاف پڑتا اور پھر وہی پہلے جیسا گہرا سکوت چھا جاتا .چاند کی شفاف اور دودھیا چاندنی کی ہلکی سی روشنی نے اپنے پر پھیلا رکھے تھے .گہری تاریکی اور ہلکی روشنی کے اس امتزاج نے ماحول کو ایک عجیب سی پر اسراریت بخش دی تھی.

صحن کے بیچوں بیچ ایک خالی اور بستر سے بے نیاز چارپائی پہ ایک ساکت وجود ، کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا . آج کی رات ، اس کی زندگی میں گزری ہزاروں راتوں سے قطعاً مختلف تھی .اس کے مصروف ذہن میں ایک کے بعد ایک سوچ آ رہی تھی . گردو پیش کے ماحول کی خاموشی میں اندر کی آوازوں کا شور مزید بڑھ گیا تھا .اس نے آج خود کو خود ہی عدالت میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑا کیا ہوا تھا .جہاں سوال بھی اپنے ، توجیہات بھی اپنی اور اپنے ہی بودے عذر رد کرنے والا بھی وہ خود ہی تھا .

"اس کے اندر " !کاروائی کہاں سے شروع کی جائے ؟ جی تو جناب احمد رسول صاحب کہیں سے آواز ابھری تو اس نے تھک کر آنکھیں بند کر لیں .زندگی میں سب سے مشکل پیشی اور حاضری اسی "اندر کی آواز "کے سامنے ہوتی ہے ، جسے کبھی دنیا کے شوروغل میں دبانے کی کوشش کی جاتی ہے اور کبھی اونچی آواز میں بے ہنگم موسیقی سن کر دھیان بٹایا جاتا ہے .....لیکن کب تک ؟

پچھلے چند دنوں میں اپنے کم سِن بیٹے کے لئے دنیا جہان کی نعمتوں کا ڈھیر لگانے کی خواہش کرتے ، اس کے لئے اپنا آرام قربان کرتے اور جاگتے ہوئے ، اس کی معمولی سی معمولی تکلیف پر بے چین ہوتے اور اسے اپنی جان سے بھی زیادہ قیمتی اور عزیز سمجھتے ہوئے ، ایک سوال نے بار بار اس کے دماغ میں سر اٹھایا تھا .

میرے ماں باپ نے بھی مجھ سے ایسی ہی یا شاید اس سے بھی زیادہ محبت کی ہو گی " "اس سوال کا جواب اثبات میں دینا مشکل نہیں تھا ؟ .

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اصل تنازعہ اس سے اگلے سوال پر کھڑا ہوتا تھا " .اس محبت اور قربانی کے صلے میں میں نے اپنے والدین کے لئے کیا کیا ؟ "یہاں آ کر زبان لڑکھڑا جاتی تھی .سوال و جواب کا یہ سلسلہ بہت دن سے اندر ہی اندر جاری تھا لیکن ڈاکٹر صہیب کی نصیحت اور پھپھو سے ہونے والی گفتگو نے اسے آج سنجیدگی سے تنہائی میں بیٹھ کر بہت کچھ .سوچنے پر مجبور کر دیا تھا

اگر وہ حساب کرنے بیٹھتا تو اپنے ماں باپ کی ان قربانیوں کو کبھی شمار نہ کر پاتا جو انہوں نے اس کے بہتر مستقبل کے لئے دی تھیں .اللہ اور اللہ کے رسول)ﷺ(کے بعد والدین ہی وہ عظیم ہستی ہیں جن کے احسانوں کا بدلہ چاہ کر بھی اتارا نہیں جا .سکتا

★☆☆☆★☆☆☆★

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابّا سرکاری محکمے میں ملازم تھے اور رزقِ حلال کمانا ہمیشہ ان کی اولین ترجیحات میں سے پہلی ترجیح رہی تھی .ان کی قلیل آمدنی میں میاں بیوی ، تین بچوں اور ان کی تعلیم ، گھر کے دوسرے اخراجات اور غمی خوشی کے موقع پر برادری میں لین دین جیسے تیسے کھینچ کھانچ کر پورا کر ہی لیا جاتا .اماں کے سلیقے اور کفایت شعاری نے ابّا کو کبھی ، کہیں اور کسی موقع پر شرمندہ نہیں ہونے دیا تھا .آپا بڑی تھیں اور اماں کا پرتو تھیں ، مزاج میں بھی اور سلیقے میں بھی .احمد پہلی نرینہ اولاد تھا .اماں اور آپا نے ہمیشہ اس کے لاڈ اٹھائے تھے .ابّا بھی کچھ کم نہ تھے .اسے یاد نہیں تھا کہ کبھی اس نے کوئی ایسی خواہش کی ہو جو رد ہوئی ہو .نتیجتاً اگر گھر کا مقرر کردہ بجٹ متاثر ہوتا تو اس کا اثر یا تو صرف اماں اور ابّا کی ذات پر پڑتا یا پھر مہینے میں ایک بار پکنے والے گوشت کا ناغہ کرنا پڑتا .اماں ابّا کو مہینوں نیا کپڑا پہننا نصیب نہ ہوتا لیکن اپنے بچوں کو معقول اور درمیانے درجے کے نجی سکولوں میں تعلیم حاصل کرتا دیکھ کر ان دونوں کا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا.

اگر ابا سے کوئی جاننے والا ان کی جمع پونجی یا بینک اکاؤنٹ کی بابت دریافت کرتا تو ابّا مسکرا کر احمد اور علی کی طرف دیکھتے اور جواب دیتے " .یہ ہیں نہ میرے جیتے جاگتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بینک اکاؤنٹ .میں ان میں اپنی سرمایہ کاری محفوظ کر رہا ہوں جو ان کے مستقبل اور میرے بڑھاپے کا سہارا بنے گی ." .

"وہ چونک گیا .اسے یاد آیا کہ ابّا کا تو آج تک کوئی بینک اکاؤنٹ بینک اکاؤنٹ ؟ " کبھی رہا ہی نہیں .چند سال پہلے تک ایسے حالات ہی کہاں تھے کہ کچھ پس انداز کرنے کی نوبت آتی .لیکن پھر احمد کو سعودی عرب میں ایک اچھی ملازمت بمع ویزہ مل گئی .وہ پچھلے چھ سال سے وہاں مقیم تھا .اس کے جانے کے بعد گھر کے حالات اس قدر ضرور بدلے تھے کہ اب مہینے میں ایک کی بجائے دو دن گوشت پکنے لگا تھا . وہ گھر کے اخراجات کے لئے ایک نپی تلی رقم بھیجا کرتا تھا جس میں گھر کا گزارا چلتا تھا .یہ رقم بھی ابّا یا علی کے نام پر بھیجی جاتی یا پھر کسی آنے جانے والے کے ہاتھ ، اس لئے اکاؤنٹ کا جھنجھٹ پالنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی .وہ اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ ، اپنے سعودی اکاؤنٹ میں جمع کر رہا تھا .

اللہ بھلا کرے اس خیر خواہ کا جو احمد کی کمپنی میں ہی ملازم تھا اور اسی نے احمد کو صلاح دی تھی کہ "اول تو گھر والوں ، یہاں تک کے اپنے ماں باپ کو بھی کبھی یہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مت بتانا کہ تمھاری اصل تنخواہ کیا ہے .دوسرے ، گھر میں صرف ماہانہ خرچ بھیجو اور وہ بھی سختی سے حساب لیتے ہوئے ، کہ کب ، کیا اور کہاں خرچ ہوا ہے .اس کے علاوہ اپنی ساری بچت یہاں جمع کرتے جاؤ .ایک وقت آتا ہے جب سگے بہن بھائی بھی پرائے ہو جاتے ہیں .تب یہی سرمایہ کام آتا ہے .آپ کے پاس پیسہ ہے تو سب آپ کے سگے ہیں ، ورنہ کوئی مرتے ہوئے انسان کے منہ میں پانی کی ایک بوند ٹپکانے کا بھی روادار نہیں ہے " .اس نے اس نصیحت کو صرف سنا ہی نہیں تھا بلکہ مضبوطی سے پلے باندھ لیا تھا اور پھر ایک ایک چیز کا حساب رکھنا ، اس کا معمول بنتا گیا.

" اس مہینے بجلی کا بل زیادہ کیوں آیا ہے ؟ فالتو بلب بند کیوں نہیں کرتے آپ لوگ ؟ "

" فلاں رشتہ دار کی شادی میں ہزار روپیہ سلامی دینے کی کیا ضرورت تھی ؟ پانچ سو سے بھی کام چل جاتا ".

" آپا کو چھوٹی عید پہ عیدی اور دینا دلانا ہو گیا نہ ؟ بڑی عید پہ پھر سے کیا ضرورت ہے ؟ سوا دو مہینے بعد ہی تو ہوتی ہے عید الأضحیٰ ؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی کا جیب خرچ بڑھانے کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں .زیادہ پیسے ملیں گے تو "
" .لفنگوں میں اٹھنے بیٹھنے لگے گا اور پھر کل کو آپ ہی روئیں گے سر پکڑ کر

..... یہ اور اس طرح کے بہت سے سوالات اور اماں ابّا کی گڑگڑاتی وضاحتیں

جب ابّا گھر کے واحد سربراہ تھے تو گھر میں حساب کتاب کا کوئی رواج نہیں تھا .ابّا کو اماں کی فہم و فراست اور کفائت شعاری پہ پورا بھروسہ تھا .وہ اپنی تنخواہ لا کر خاموشی سے اماں کی ہتھیلی پر رکھتے اور مہینے بھر کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو جاتے .اماں شوہر کی با برکت کمائی کو دانتوں سے پکڑ کر خرچ کیا کرتیں .....لیکن اسی گھر میں جب بیٹا کماؤ پوت بنا تو اماں کو یوں لگنے لگا کہ جیسے انہیں کسی چیز کی سمجھ بوجھ ہی نہیں رہی .ان کی ساری خود اعتمادی ریزہ ریزہ ہو گئی تھی .یہی اماں تھیں جو یونیورسٹی میں اس کے داخلے کے وقت اپنا خاندانی زیور تک بیچ دینے پر آمادہ ہو گئی تھیں .ابّا کی لگی بندھی آمدنی میں سفید پوشی کا بھرم تو جیسے تیسے قائم تھا لیکن اضافی اخراجات کے لئے کسی بچت وغیرہ کا کوئی سلسلہ نہیں تھا .احمد کا داخلہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں ہوا تو فوری طور پر فیس جمع کروانے کا مسئلہ آڑے آگیا .اماں نے بڑی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوشی سے اپنے میکے اور سسرال کی طرف سے ملنے والے زیورات بیچنے کے لئے آمادگی ظاہر کر دی تھی .بیٹے کے روشن مستقبل کے لئے تو وہ کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرتیں .....لیکن ابّا وضع دارانسان تھے .انہیں یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ بزرگوں کی نشانی کو کسی بھی قیمت پر بیچا جائے .چنانچہ قرعہ فال ابّا کے سکوٹر کے نام نکلا ، جو گھر میں موجود واحد سواری تھی .اماں کو اس تجویز سے اختلاف تھا لیکن ابّا نے یہ کہہ کر انہیں بہلا لیا کہ چند سال کی ہی تو بات ہے .احمد کو بہت اچھی ملازمت ملے گی تو وہ نیا نکور سکوٹر لے لیں گے .اسے البتہ اس ساری بحث سے کوئی سروکار نہیں تھا .وہ تو بس یہ جانتا تھا کہ بچپن سے اب تک اماں اور ابّا نے اس کے لئے ہمیشہ کوئی نہ کوئی راستہ نکالا تھا .والدین ہونے کے ناتے یہ ان کا فرض بھی بنتا تھا .

بلآخر سکوٹر بِک گیا .ابّا پہلے گھر سے اپنی ذاتی سواری پر سوار ہوتے تھے اور دفتر جانے تک انہیں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا .اب انہیں گھر سے نکل کر تقریباً ایک کلو میٹر پیدل چل کر قصبے کے اڈے تک جانا پڑتا .وہاں سے ایک بس اور ایک ویگن تبدیل کر کے وہ دفتر پہنچ پاتے .اگلے چار سال گرمی سردی میں ان کا یہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معمول رہا لیکن انہوں نے اتنی مشقت اٹھا کر بھی کبھی ماتھے پہ بل نہیں ڈالے تھے نہ ہی کبھی بیٹے کو جتایا تھا کہ اس کی وجہ سے یہ بیگار ان کے حصے میں آئی .بیرون ملک جا کر احمد نے ایک مستعمل سکوٹر خرید لیا تھا جو تب سے علی کے زیر استعمال تھا کیونکہ اس وقت تک ابّا ریٹائر ہو چکے تھے .ابّا کا سالوں پرانا ایثار یاد کر کے اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہو گئے .

ریٹائرمنٹ کے بعد ملنے والی رقم کا بڑا حصہ آپا کی شادی اور بچا کھچا گھر کی انتہائی ناگزیر مرمت پہ صَرف ہو گیا .احمد کو سعودی عرب میں نوکری ملنے کے باوجود ابّا نے اسی سرکاری محکمے میں ملازمت میں دلچسپی ظاہر کی جہاں وہ پہلے کام کرتے تھے اور ان کی ایمان داری کے سبب ریٹائرمنٹ کے باوجود انہیں پھر سے ملازمت کی پیش کش کی گئی تھی .ان کا ذاتی خیال تھا کہ ان کی صحت ابھی اس بات کی اجازت دیتی تھی اس لئے انہیں ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ رہنا زیب نہیں دیتا .اس تجویز کی سب سے زیادہ مخالفت احمد نے کی تھی جس کی درپردہ وجہ یہ تھی کہ خود کماتے ہوئے اپنے بزرگ باپ سے ملازمت کروانا ، اس کے لئے گاؤں اور برادری میں سبکی کا باعث بن سکتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس کی نیک نامی پہ الگ حرف آتا .سادہ لوح اماں ابّا آج تک اصل محرک سے انجان اور بیٹے کی سعادت مندی پر نازاں تھے.

اپنی شادی سے ایک ہفتہ پہلے اس نے اپنے کمرے میں اے سی لگوا لیا .اماں ابّا کو ایسی سہولتوں کی نہ عادت تھی اور نہ ہی خواہش .....عادت والی بات تو سو فیصد درست تھی لیکن خواہش ؟ .....اگر ان کے پاس بیٹھ کر کوئی غمخوار ان کی خواہشات کی بابت دریافت کیا جاتا تو شاید کوئی بھولی بھٹکی حسرت سامنے آ ہی جاتی لیکن اتنے مصروف دور میں اتنا فارغ وقت تھا ہی کہاں ؟ .....رہ گیا علی ، تو وہ ہمیشہ سے گرمیوں کا موسم کھلے صحن میں سو کر گزارا کرتا تھا ، سو اب بھی کوئی نئ بات نہیں تھی .ویسے بھی بچت تو جہاں اور جتنی ممکن ہو ، کر لینی چاہئے . مستقبل کی منصوبہ بندی بھی کوئی چیز ہوتی ہے.

جب سے اس کی شادی ہوئی تھی ، ثمرہ نے گھر کا نظام خوش اسلوبی سے سنبھال لیا تھا . آپا کی شادی کے بعد اور اس کی شادی سے پہلے کے تین سال کے عرصے میں اماں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جوڑوں کے تکلیف دہ درد کے باوجود جیسے تیسے گھر کے کام نمٹاتی رہیں . آپا جو اپنے تایا زاد سے بیاہی گئی تھیں ، اپنے سسرال والوں کی رضامندی سے اپنے گھر کا کام ختم کر کے مقدور بھر اماں کا ہاتھ بٹا جاتیں لیکن بہرحال بیاہی بیٹیوں کے اپنے گھر کے سو جھمیلے ہوا کرتے ہیں .چند دن پہلے ہی اس نے صرف اس لئے گھر میں ایک کل وقتی ملازمہ رکھ چھوڑی تھی تا کہ ثمرہ کا زیادہ تر وقت اشعر کی دیکھ بھال میں گزرے . لیکن اس بڑھاپے میں جوڑوں کے درد سے ہانپتی ماں کے لئے کل وقتی تو کیا ، جز وقتی ملازمہ رکھنے کا خیال بھی اس کے دل میں کبھی نہیں آیا تھا .اماں نے وسائل کی کمی کی وجہ سے علاج بھی دل جمعی سے کہاں کروایا تھا . کبھی دودھ میں ہلدی ڈال کر پی لی ، کبھی پِسی ہوئی ادرک کے مرہم کا لیپ لگا لیا یا پھر تیل میں لونگ جلا کر مالش کی اور گرم پٹی باندھ لی ..... .بڑی حد ہوئی تو تین گلی چھوڑ کر رہنے والے حکیم صاحب سے جو اپنے گھر کی بیٹھک میں ہی حکمت کا کام کرتے تھے ، سستے اور مقوی سفوف کی ..... دو تین پڑیاں یا معجون کی ڈبیہ پکڑ لی ، اللہ اللہ خیر صلاہ

آج پھپھو سے گفتگو کے دوران اس پر پہلی بار انکشاف ہوا کہ اس کی اماں کے نچلے جبڑے کے دائیں طرف سے تین اور بائیں طرف سے دو دانت جزوی طور پر خراب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے انہیں کھانا کھانے میں شدید تکلیف اور دشواری کا سامنا تھا .انہوں نے علی کے ساتھ شہر جا کر ایک اچھے دندان ساز سے علاج کروانا چاہا تو پینتالیس ہزار کی خطیر رقم کا سن کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے واپس آ گئیں .اس کے بعد انہوں نے ایک سستے معالج سے اٹھارہ سو روپے میں انتہائی غیر معیاری علاج کروایا جس کی وجہ سے ان کے دانتوں کی جڑ میں پیپ کی شکایت رہنے لگی تھی .اسے اس تمام صورت حال سے اس لئے بے خبر رکھا گیا تھا تا کہ پردیس میں "مشقت کی بھٹی میں پِستا "ماں کا لعل پریشان نہ ہو .اس کے سعودی اکاؤنٹ میں اس کی ذاتی بچت ، دو لاکھ ریال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اس کی ماں یہاں لگ بھگ بارہ سو ریال کی عدم دستیابی کی وجہ سے کھانا کھانے جیسی بنیادی ضرورت سے بھی لاچار تھی.

وہ جس قدر سوچتا جا رہا تھا ، اسی قدر اسے اپنی بے حسی پر کڑھن ہو رہی تھی .اس کی خود غرضی اور مستقبل کے ان دیکھے وسوسوں کی بھینٹ چڑھ کر اس کے اپنے خونی رشتے ایک اوسط درجے کے معیار زندگی سے تو محروم تھے ہی .اس پہ مستزاد ، اس کا ان سب سے رویہ بھی دل جوئی یا خیر خواہی والا نہیں رہا تھا .پچھلے سال جب ابّا نے گاؤں میں ہی معقول قیمت پر دستیاب ایک رہائشی جگہ خریدنے کے لئے اسے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آمادہ کرنا چاہا تو اس نے کس قدر ترشی سے انہیں یہ کہہ کر خاموش کروا دیا تھا کہ انہیں کیا خبر انویسٹمنٹ کیا ہوتی ہے ؟ وہ ساری عمر گاؤں میں رہے ، ان کی سوچ بھی گاؤں تک محدود تھی . آج کل تو ہر بندہ بحریہ ٹاؤن ، عسکری یا ڈیفنس ہاؤسنگ میں سرمایا کاری کر رہا تھا جہاں تیزی سے زمین کی مالیت بڑھتی تھی . گاؤں میں کون پیسہ برباد کرتا ہے ؟ ابّا کو اس کے انکار سے اتنا صدمہ نہیں ہوا تھا جتنی ٹھیس اس کے تلخ اور گستاخ لہجے نے پہنچائی تھی . جس بیٹے کو انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا تھا ، آج اسی نے انہیں باور کروا دیا تھا کہ وہ زمانے کے ساتھ نہیں چل سکتے .اس دن بیٹے پہ انحصار کرنے والے ایک مجبور باپ کا دل خون کے آنسو رویا تھا لیکن انہوں نے چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا اور خاموشی سے فون اماں کو تھما کر نماز پڑھنے چلے گئے تھے .

گھر والوں کو ماہانہ اخراجات کے لئے ایک نپی تلی رقم بھیج کر اس نے ہمیشہ یہی گمان کیا تھا کہ وہ اپنی ذمہ داری سے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انصاف کر رہا ہے .اس کا حساب بالکل صاف تھا .اپنی دانست میں تو وہ اپنے والدین کے ان تمام احسانات کا قرض تقریباً چکا بیٹھا تھا جو انہوں نے اس کی اعلیٰ تعلیم یا بہتر مستقبل کی خاطر ، اس پر کیے تھے .

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھلا کوئی والدین کا قرض بھی کبھی اتار پایا ہے ....؟؟؟

اسے اپنی پشت پر قدموں کی دھیمی سی چاپ سنائی دی .وہ دیکھے بغیر بھی بتا سکتا تھا کہ یہ اماں ہیں .وہ جس طرح مزاج کی دھیمی تھیں ، ایسے ہی ان کا چلنے پھرنے کا انداز بھی تھا جیسے زمین پر رینگنے والی کسی معمولی سی چیونٹی تک کو تکلیف نہ پہنچانا چاہتی ہوں . پچھلے چند سالوں سے تو ان کی طبیعت اور اطوار میں مزید ٹھہراؤ اور نرمی آ گئی تھی . عورت اپنے شوہر کی سلطنت میں شان سے حکمرانی کرتی ہے .بیٹا گھر کا سربراہ بنا تو وہ خود ہی ، بنا کچھ کہے اس حکمرانی سے بھی دستبردار ہو چکی تھیں .اماں کے قریب آ جانے پر وہ اٹھ کر سیدھا ہوا تو وہ بھی اس کے پاس ہی چارپائی پر بیٹھ گئیں .انہیں آج اس کے چہرے پہ غیر معمولی سنجیدگی نظر آ رہی تھی.

کیا بات ہے احمد پتر ؟ طبیعت تو ٹھیک ہے تیری ؟ تو نے کھانا بھی سئ) صحیح (طرح " سے نہیں کھایا ؟ کوئی مسئلہ ہے پتر ؟ "اماں کی تشویش اور دلجوئی سے اس کا دل بھر آیا .پچھلے ایک گھنٹے سے خود کو کٹہرے میں کھڑا کیے رکھنے کے باوجود ، اس نے خود پر ضبط کر رکھا تھا لیکن اماں کی فکرمندی محسوس کر کے اس کے آنسو چھلک گئے .

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے تیزی سے بایاں بازو اپنی آنکھوں پہ رکھ کر، اسی ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو رگڑ ڈالے " .میں ٹھیک ہوں اماں .فکر کی کوئی بات نہیں ".اس کے بھیگے ہوئے لہجے اور رندھی ہوئی آواز نے اماں کو مزید بے چین کر دیا .وہ اس کے مزاج کے ہر رنگ سے واقف تھیں .اس کے انداز میں ایسی شکست خوردگی صرف تب آیا کرتی تھی جب وہ بچپن یا لڑکپن میں کسی سے ہار کر گھر آتا تھا لیکن آج کیا ہوا تھا ؟ آج وہ .کس سے ہارا تھا جو اس طرح نڈھال نظر آ رہا تھا

کچھ بتائے گا نہیں اپنی ماں کو ؟ "اماں نے کہتے ہوئے اس کا سر اپنے کندھے سے " لگا لیا .اس نے اپنے دونوں بازو اماں کے گرد لپیٹ لئے اور اماں کے کندھے پر سر ٹکائے بے آواز آنسو بہانے لگا .اس کو اپنے پچھتاووں بھرے دل کو ہلکا کرنے کی اشد .ضرورت تھی تا کہ آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں کچھ سوچ سکے

تم دونوں ماں بیٹا کون سے دکھ سکھ چھیڑ کے بیٹھے ہو بھئی ؟ "ابّا جان معمول کے " مطابق ، خبرنامہ سننے کے بعد خارجی دروازے کو تالا لگانے آئے تھے جب ان دونوں کو صحن میں بیٹھا دیکھ کر خوش دلی سے استفسار کیا .ابّا کی آواز سن کر احمد نے ہلکا سا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر اٹھایا اور مڑے بغیر اپنے آنسو صاف کرنے لگا .اماں کے سامنے بے اختیاری میں جس جذباتیت کا مظاہرہ وہ

.کر چکا تھا ، اسے ابّا کے سامنے دوہرانا نہیں چاہتا تھا

کج نئیں)کچھ نہیں (احمد مجھے اپنے سنگی یاروں)ساتھیوں اور دوستوں (کی باتیں سنا " .رہا تھا " .اماں نے کن اکھیوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بیٹے کا بھرم رکھا

ابّا آپ بھی آئیں نہ !ہمارے ساتھ بیٹھیں .آج آپ دونوں سے بہت سی باتیں " کرنے کو جی کر رہا ہے ".اس نے کھسک کر اپنے بائیں طرف چارپائی پر ابّا کے لئے جگہ بنائی .ابّا اس کے بدلے ہوئے رویے پر خوش گوار سی حیرت لئے اس کے قریب آ بیٹھے .اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اماں کا بایاں اور بائیں ہاتھ سے ابّا کا دایاں ہاتھ پکڑ کر باری باری چوما اور پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے سے لگا لیا .اماں اور ابّا نے .پہلے تو بے اختیار ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر بیٹے کو

آپ دونوں نے آج تک جو کچھ بھی میرے لئے کیا .....بلکہ ہم سب بہن " بھائیوں کے لئے کیا ، ہم چاہیں بھی تو اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے " .اس کے چند

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لفظی مختصر سے اعتراف نے اماں ابّا کا سیروں خون بڑھا دیا تھا .انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے عمر بھر کی قربانیوں کا خراج وصول ہو گیا ہو .ماں باپ اس سے زیادہ اپنی اولاد سے چاہ بھی کیا سکتے ہیں کہ وہ ان کے ایثار کو تسلیم کریں ....اس ایثار کا احترام کریں.

" نہیں بیٹا !میں تو تم لوگوں کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکا .مجھے ہمیشہ اس بات کا ملال رہا کہ میرے بیوی بچے ہمیشہ روکھی سوکھی کھا کر گزارا کرتے رہے .میں اپنی اولاد کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن محدود وسائل کی وجہ سے کر نہیں سکا .رزق حلال کماتے ہوئے بس یہی کچھ دے سکتا تھا تم لوگوں کو " .ابّا کی کم مائیگی اور حسرت پہ وہ تڑپ اٹھا.

" نہیں ابّا !ایسا نہ کہیں آپ .مجھے فخر ہے کہ میں آپ کا بیٹا ہوں .میں ایک ایسے انسان کی اولاد ہوں جس نے کبھی ایک بھی حرام کا لقمہ اپنے بیوی بچوں کے پیٹ میں نہیں جانے دیا .جس نے اپنی خواہشات مار کر اپنی اولاد کی خواہشات کی تکمیل کی .....کیا میں جانتا نہیں کہ مہینوں گزر جاتے تھے جب آپ دونوں نے کبھی اپنے تن پہ نیا لباس نہیں پہنا .اپنا پیٹ کاٹ کر آپ نے ہمیں اچھے اداروں میں تعلیم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دلوائی .افسوس تو اس بات کا ہے کہ میں آپ کی قربانیوں کی قدر نہیں کر سکا .بلکہ الٹا آپ سے سختی سے بات کر کے آپ کا دل دکھانے کا مجرم بنا .... .مجھے معاف کر دیں .میری ہر غلطی اور گستاخی کی معافی دے دیں مجھے .اس سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے میری پکڑ آ جائے " .اس نے باری باری دونوں کی طرف دیکھ کر بات مکمل کی تو ابّا نے شفقت سے اس کا ماتھا چوم لیا.

" ایسے نہ بول پتر !تو نے تو اپنی بساط سے بڑھ کر ہمیں سہارا دیا ہے .خود پردیس کاٹتے ہوئے ، ہمیں اس بڑھاپے میں عزت سے چار دیواری کے اندر بٹھایا ہوا ہے . ورنہ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑھاپے میں بھی مزدوری کرنے اور در در کی خاک چھاننے پر مجبور ہیں .....اور جہاں تک بات ہے سخت لہجے کی ، تو جو بندہ پردیس میں اتنی محنت سے روزی روٹی کماتا ہے ، گھر والوں اور بیوی بچوں سے دور رہ کر ، اس کے لہجے میں اتنی کڑواہٹ تو آ ہی جاتی ہے .اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ".ابّا جان نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے احساس ندامت سے باہر نکالنا چاہا .اولاد کا اپنا ظرف ہوتا ہے اور والدین کا اپنا .....لیکن اب وہ صرف باتوں سے بہلنے والا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں تھا .اسے ادراک ہو چکا تھا کہ ماضی کی غلطیوں کو سدھارنے کے لئے اسے بہت سے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے.

" اماں کل ہم دوبارہ اسی ڈاکٹر کے پاس جائیں گے جس کے ہاں آپ علی کے ساتھ گئی تھیں تا کہ آپ کا با قاعدہ علاج شروع ہو سکے .کل جا کر ہم نئے بننے والے مصنوعی دانتوں کا ماپ دے آئیں گے .پھر میں واپس بھی چلا جاؤں گا تو علی آپ کو لے جایا کرے گا .پھر آپ کو کھانا کھانے میں کوئی تکلیف نہیں ہو گی ان شاء اللہ " .

اماں نے حیران ہو کر ابّا کی طرف دیکھا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ بات احمد کو کیسے پتہ چلی .ابّا نے اپنے چہرے کے تاثرات سے لاعلمی کا اظہار کیا .تو اماں دوبارہ احمد کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے گویا ہوئیں

" پتر وہ ڈاکٹر تو بڑے پیسے مانگ رہا تھا .میں ایک اور ڈاکٹر سے علاج کروا رہی ہوں ". اماں کے انداز میں تشویش اور ہچکچاہٹ تھی .ان کے بیٹے کی محنت کی کمائی وہ یوں کسی ڈاکٹر کو تھما دینے پر قطعاً رضامند نہیں تھیں.

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کیا ہوا اماں ؟ پیسے آپ کی صحت سے زیادہ اہم تو نہیں ہیں نہ .....اور پھر میں " پیسے کما کس کے لئے رہا ہوں ؟ میری کمائی پہ سب سے زیادہ حق میرے ماں باپ کا ہے ".احمد کے لہجے میں انتہا کی سعادت مندی تھی .اماں نے بھلا اس کے یہ انداز کب دیکھے تھے .ممنونیت کے احساس سے امڈ آنے والے آنسو انہوں نے اپنی چادر کے پلو میں جذب کر لئے.

اور ابّا کل ہی ہم بینک بھی جائیں گے .میں ارشد بھائی کو فون کر دیتا ہوں .وہ صبح آ " جائیں گے تو ہم ان کے ساتھ چلیں گے .میں چاہتا ہوں یہ دونوں کام کل ہی نمٹ جائیں .اور آئندہ بھی آپ دونوں کو کہیں جانا ہو تو آپ ارشد بھائی کو بلا لیا کریں . میں ان کے ساتھ ہر مہینے کے آخر میں حساب کر لیا کروں گا ".اب حیران ہونے کی باری ابّا جان کی تھی.

بینک ؟ بینک کیوں جانا ہے پتر ؟ "ڈاکٹر کے پاس جانے تک تو ٹھیک تھا لیکن انہیں " اس دوسرے کام کی وجہ واقعی سمجھ نہیں آئی تھی.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کا اکاؤنٹ کھلوا دوں .واپس جا کر اس میں دس " لاکھ روپے ڈپازٹ کروا دوں گا .میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو کبھی اگر فوری طور پر رقم کی ضرورت پڑے ، میرا مطلب ہے کسی غمی خوشی میں تو آپ کے پاس متبادل موجود ہو " .احمد نے وضاحت کی.

لیکن بیٹا !ہمیں پیسوں کی کیا ضرورت پڑنی ہے .گھر کا خرچہ تم ہر مہینے بھیج ہی دیتے " ہو .جب سال میں ایک بار گندم ، چاول وغیرہ خریدنے ہوتے ہیں ، تب اضافی پیسے بھی تو تم ہی بھیجتے ہو .اس کے علاوہ ہماری کون سی ضروریات ہیں " .ابّا جان ابھی بھی متامل تھے.

چلیں آپ یہ پیسے امانتاً اپنے اکاؤنٹ میں رکھ لیں .اگر استعمال نہ ہوئے تو پڑے " رہیں گے .میری خواہش ہے کہ آپ کے پاس ایک ایسی معقول رقم موجود ہو ، جسے خرچ کرنے کے لئے آپ کو کسی کی بھی اجازت کی ضرورت نہ پڑے .....

اچھا !چلیں میری خوشی کے لئے ہی مان جائیں نا ".ابّا جان نے مزید کچھ کہنے کے لئے لب وا کیے لیکن بیٹے کے ملتجیانہ انداز نے کچھ کہنے سننے کی گنجائش ہی ختم کر دی .

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا .وہ دل ہی دل میں سوچ رہے تھے کہ چلو بیٹے کی خوشی کی خاطر اس کی بات مان لیتا ہوں لیکن یہ پیسے امانتاً اسی اکاؤنٹ میں جمع رہیں گے .

★☆☆☆★☆☆☆★

اماں ابّا سے معافی تلافی کے بعد وہ بہت ہلکا پھلکا ہو کر اپنے کمرے میں واپس آیا تھا . آج اس نے حقوقُ العباد کے معاملے میں درست ترتیب کا تعین کر لیا تھا ..... .پہلا حق والدین کا اور دوسرا بیوی بچوں کا .

والدین وہ ہستی ہیں جنہوں نے ہم پہ ہمیشہ احسانات کیے ہوتے ہیں ، کسی بھی قسم کے بدلے کی چاہ کے بغیر .....

اور اولاد ، وہ ہے جس پہ ہم احسان کرتے ہیں ، ان کو پال کر ، ان کی تربیت کر کے ان کے لئے ہر طرح کی مشقت اٹھا کر ، .....

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پھر اگر انصاف کی رو سے دیکھا جائے تو پہلا حق تو اسی کا ہوا نہ جس نے ہم پہ
.احسان کیا، نہ کہ اس کا جس پہ ہم احسان کر رہے ہیں

یہ شرارتی ابھی تک جاگ رہا ہے ؟ "اشعر کو جاگتے اور فضا میں ہاتھ پیر چلاتے "
. دیکھ کر اس نے ثمرہ سے پوچھا

جی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی جاگا ہے .ہر آدھے گھنٹے بعد تو دودھ پینا ہوتا ہے آپ "
کے صاحبزادے کو .ماں کے آرام کا ذرااحساس نہیں اس کو ".اس کے الفاظ میں لاڈ
.بھرا شکوہ اور لہجے میں ممتا کی گرمجوشی تھی

خبردار !اگر میرے شیر پتر کے سونے جاگنے پہ کوئی اعتراض کیا تو " .....احمد نے "
قریب آکر اس کے ننھے ننھے ہاتھ جذب سے چوم لئے .اس کے الفاظ میں مصنوعی
.خفگی اور لہجے میں پدرانہ شفقت تھی

.اگر یہ دنیا میں نہ آتا، تو شائد اس کا باپ بھی کبھی غفلت کی نیند سے نا جاگ پاتا "
.اس نے خود کلامی کی "

.کیا مطلب ؟ "ثمرہ نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطلب پھر کبھی تفصیل سے سمجھاؤں گا .ابھی مجھے سونا ہے . صبح آٹھ بجے تک لازمی " جگا دینا .کچھ ضروری کام ہیں جو کل ہی نمٹانے ہیں .ان شاء اللہ ".اس نے کلائی پہ بندھی گھڑی اتار کر پلنگ کے ساتھ ملحقہ میز پہ رکھتے ہوئے نرمی سے تاکید کی . ثمرہ کو اس کے انداز میں کچھ غیر معمولی بدلاؤ محسوس ہوا .یہاں رہتے ہوئے وہ کبھی بھی صبح آٹھ بجے نہیں اٹھا کرتا تھا لیکن اس نے ایک مدبر شریکِ حیات کی طرح صاحب .بہادر کا موڈ بھانپتے ہوئے مزید سوال و جواب سے گریز کیا

احمد نے پر سکون اور مطمئین ہو کر آنکھیں موند لیں .وہ یہ سوچ کر ہر قسم کے ذہنی تناؤ سے آزاد ہو چکا تھا کہ کل کا سورج اس کی زندگی میں عملی تبدیلی کا محرک بن کر .طلوع ہو گا .صد شکر کہ ابھی ناقابلِ تلافی تاخیر نہیں ہوئی تھی

ختم شد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ

کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Wo Jo QaraZ Rakhty Thy Jaan Par | By Imran Liaqat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel